

Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری اسپیشل

دشمنِ جان ہے جو

میرا جان ہے

امیر حمزہ



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی
کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

دشمنِ جان ہے جو میری جان ہے

کتاب نگری اسپیشل

امیر حمزہ

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

قسط نمبر:- بارہ

* جو مزہ اپنی محبت کو پانے کی خواہش میں مرنے کا ہے وہ دوسرے کی محبت پا کر جینے میں نہیں ہوتا *

www.kitabnagri.com

دوپہر کا وقت تھا ماہی ابھی بھی اپنے کمرے تھی وہ کچھ دیر کمرے میں بیٹھی رہی پھر فریش ہونے چلی گئی۔ فریش ہو کر اسنے اپنے بال سیٹ کیے اور دروازہ بجایا عطیہ بیگم فوراً اسکے کمرے کے آپس آئی تھیں

"کیا ہوا ماہی"۔۔۔؟؟؟ انہوں نے باہر سے ہی پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"امی دروازہ کھولیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے"۔۔۔۔۔ اسنے جواب دیا تو عطیہ بیگم کچھ دیر سوچ میں پڑ گئیں پر پھر انہوں نے دروازہ کھول دیا ماہی کو دیکھ کر وہ کچھ حیران ہو گئی تھیں پچھلے کئی دنوں کے بعد ماہی آج اتنے اہتمام سے تیار ہوئی تھی

"کیا دیکھ رہی ہیں"۔۔۔۔۔؟؟؟ ماہی کمرے سے باہر آگئی تھی

"کہاں جا رہی ہو"۔۔۔۔۔؟؟؟ عطیہ بیگم نے پریشانی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"پریشان نہ ہوں لاؤنج میں جا رہی ہوں فلحال، بابا کے آنے تک کہیں نہیں جاؤں گی"۔۔۔۔۔ اسنے نرمی سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور لاؤنج میں آکر بیٹھ گئی عطیہ بیگم بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھیں

"ماہی وہ ضد نہیں چھوڑ رہے تو تم ہی چھوڑ دو"۔۔۔۔۔ انکا لہجہ التجائیہ تھا

"امی انکی ضد ہے اور میرا اب جنون ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتی بابا مجھے مار دیں یا پھر مجھے جانے دیں ایک کام تو وہ کریں"۔۔۔۔۔ وہ اپنی انگلیوں سے کھیل رہی تھی آج والی ماہی ایک نئی ماہی تھی بے خوف نڈر۔۔۔۔۔

"تم آزما رہی ہو اپنے ماں باپ کو"۔۔۔۔۔ عطیہ بیگم نے تاسف سے ماہی کو دیکھ کر کہا تو ماہی پھیکا سا مسکائی

"آزماتا تو مجھے میرا باپ رہا ہے کیا ایک بار میری بات تحمل سے بھی نہیں سکتے۔؟" میں نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔۔۔۔۔ یہ میرے اپنے بس ہوتا تو میں سعد سے چپ کر کے شادی کر لیتی پر یہ سب میرے بس میں نہیں ہے مُمی"۔۔۔۔۔ اسنے اپنی مُمی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا تو وہ خاموش ہو گئیں ماہی بھی خاموشی سے گھڑی کو دیکھنے لگی آج اسنے اپنے بابا سے بات کرنی تھی کچھ دیر بود جیسے اسے صبر نہ آیا تو اسنے اپنی مُمی کو کہا

Posted on Kitab Nagri

"آپ انہیں گھر بلا لیں میں چاہتی ہوں کہ میں ان سے جلدی یہ بات کر لوں اور پلیز آپ منع مت کیجئے گا۔۔۔۔۔ اسکا انداز ایسا تھا کہ عطیہ بیگم منع نہ کر سکیں انہوں نے طاہر صاحب کو کال کر دی طاہر صاحب کو لگا کہ ماہی انکی بات مان گئی ہے اس لیے انہیں بلارہی ہے پر جب وہ ذیشان کے ساتھ گھر آئے تو ماہی کے انداز انہیں کچھ کھٹک گئے انہیں آتا دیکھ ماہی صوفے سے کھڑی ہو گئی

"بیٹھیں بابا۔۔۔۔۔ اسکا انداز میزبانہ تھا پر طاہر صاحب کھڑے رہے ذیشان نے بھی انکے ساتھ ہی کھڑا تھا

"کیا بات کرنی ہے تم نے۔۔۔؟؟ ذیشان نے سوال کیا ماہی نے ذیشان کو دیکھا

"تم سے تو نہیں کرنی بابا سے کرنی ہے تو سوال بھی بابا کو کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ اسکی اس بد تمیزی سے ذیشان کا خون کھول کر رہ گیا "بتاؤ کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟؟ طاہر صاحب کے سوال پہ ماہی صوفے پہ بیٹھ گئی

"بیٹھ کر سن لیں بابا۔۔۔۔۔ اسنے دوسرے صوفے کی طرف اشارہ کیا طاہر صاحب نے برہمی سے اسے دیکھا پر وہ بے پروائی سے بیٹھی تھی عطیہ بیگم کا گلاسو کھنے لگا تھا کچھ برا آج لازمی ہونا ہے اس بات کا احساس انہیں ہو گیا تھا طاہر صاحب خود پہ قابو کر کے بیٹھ گئے

www.kitabnagri.com

"بابا بات یہ ہے کہ میں اس لڑکے کو پسند کرتی ہوں مجھے جانے دیا کریں اتنے دنوں سے آپ کی مان رہی تھی اب میری مان جائیں۔۔۔۔۔ وہ عام سے لہجے میں بول رہی تھی جیسے یہ بات بہت عام ہو

"اپنی بکو اس بندر کھوماہی۔۔۔۔۔ طاہر صاحب اچانک ہی چلائے تھے انکی آواز سے عطیہ بیگم اچھا خاصا ڈر گئی تھیں پر ماہی پر سکون بیٹھ رہی

Posted on Kitab Nagri

"آپ نہیں مانیں گے تو بھی میں جاؤں گی"۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے سے بولی تھی اب کی بار اسکے بابا کے بولنے سے پہلے ذیشان دھاڑا تھا

"کیسے جاؤ گی تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا اگر نکلیں تو میرے باپ کی عزت کا جنازہ میں تمہیں ہر گز نہیں نکالنے دوں گا"۔۔۔ اسکی بات پہ ماہی استہزائیہ مسکرائی

"عزت۔۔۔ کوئی عزت کی بات کر رہے ہو ذیشان وہ عزت جو تم بار میں جا کر دو نمبر لڑکیوں کے ساتھ پھر کر بڑھاتے ہو"۔۔۔؟؟ اور نازی تو تمہیں یاد ہی ہو گی ہمارے کالج کی ہی تھی جو تمہاری کلاس میٹ تھی جس کے ساتھ تمہارا بہت زبردست قسم کا فیئر تھا میرے سننے میں آیا تھا تم تو اسے بھاگ کر بھی لے آئے تھے اپنے دوستوں کے ساتھ پر پھر اسکے گھر والوں نے جب پولیس کمپلین کی تو تمہیں مجبوراً معافی کے ساتھ نازی کو واپس چھوڑ کر آنا پڑا جب تم پورے ایک ہفتے گھر سے غائب رہے تھے اس کا جواز تم نے یہ دیا تھا کہ تمہارے دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور تمہیں اچانک ہی اسکے پاس رکنپڑ گیا"۔۔۔۔۔ ماہی کی اتنی بڑے دھماکے پہ ذیشان گنگ رہ گیا اور طاہر صاحب خود تعجب سے اب ذیشان کو دیکھ رہے تھے ذیشان نے خود کو فوراً کمپوز کیا اور بولنے لگا

www.kitabnagri.com

"کیا بکواس کر رہی ہو می"۔۔۔ پر ماہی نے اسکی بات کاٹی

"یہ مت کہنا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں مجھے یہ سب نازی نے خود نے بتایا تھا پر میں نے ذکر بس اسلیے نہیں کیا کیونکہ تم میرے بھائی ہو جس کی عزت میں اپنی عزت سمجھتی ہوں اور میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہاری وجہ سے بابا کو دکھ ہوا نہیں اپنے بیٹے پہ بہت مان ہے اور میں نہیں چاہتی تھی کہ انکا مان ٹوٹ جائے پر آج جب تم نے مجھ پہ

Posted on Kitab Nagri

انگلی اٹھائی تو مجھ سے رہا نہیں گیا اس لیے بتا دیا۔۔۔۔۔ ماہی ذیشان کے اڑے ہوئے رنگوں کو نظر انداز کر کے اپنے بابا کی طرف متوجہ ہوئی

"اب عزت کے نام پہ اپنے بیٹے کو بھی کمرے میں بند کریں گے یا یہ محبت صرف میرے لیے ہی ہے اس وقت آپکی عزت داغ دار ہو جاتی اگر میں نازی کے گھر پر سنلی جا کر معافی نہ مانگتی اور انکی منتیں نہ کرتی۔۔۔۔۔ طاہر صاحب لا جواب ہو گئے تھے اور ذیشان کے ابھی تک رنگ اڑے ہوئے تھے وہ تو سمجھا تھا کہ یہ کالج کی بات کالج میں ہی ختم ہو گئی پر اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ ماہی بھی یہ سب جانتی ہے

"بتائیں بابا۔۔۔؟؟؟ ماہی نے دوبارہ سوال کیا تو طاہر صاحب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اب کی بار انکی نگاہوں میں کچھ بھی نہیں تھا

"اگر نہ جانے دوں تو۔۔۔؟؟؟

"تو پھر میں پولیس سے مدد مانگوں گی۔۔۔۔۔ ماہی نے فوراً جواب دیا اسکے جواب پہ طاہر صاحب صوفے سے اٹھ گئے

www.kitabnagri.com

"آج سے اسکا کمرہ لاک نہیں کرنا۔۔۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے سے کہہ کر گھر سے نکل گئے ذیشان بھی ماہی کو گھورتا ہوا انکے پیچھے چلا گیا ماہی اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگی تو عطیہ بیگم نے غصے سے اسکا ہاتھ پکڑا

"اب جاؤ اسکے پاس کیوں جا رہی ہو کمرے میں۔۔۔؟؟؟ ماہی ڈرنے کے بجائے مسکرائی

Posted on Kitab Nagri

"کل جاؤں گی، آج تیاری کروں گی"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور عطیہ بیگم اسے دیکھتی رہ گئیں۔۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&

سعد کی بین میں بیٹھا کام میں مصروف تھا جب اسکے کین کا دروازہ ناک ہو ا اسنے نظریں اٹھا کر دیکھا تو اسکے بابا سامنے دروازے میں کھڑے تھے

"کیا بابا آپ بھی، آپ اجازت کیوں مانگ رہے ہیں"۔۔۔؟؟؟ وہ ہلکی سی خفگی سے بولا۔ امجد اسکی خفگی پہ مسکرا دیئے وہ اندر آکر اسکے سامنے بیٹھ گئے

"میں سوچ رہا ہوں تمہارا نکاح کل کروادوں ایمن سے"۔۔۔؟؟ انکے سوال پہ سعد کا دل کسی نے جیسے مٹھی میں لے لیا ہو پر اب وہ انکار کر کے اپنے بابا کا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا

"جو آپ کو ٹھیک لگے آپ کر دیں"۔۔۔ اس نے معصومیت سے جواب دیا اس وقت انہیں وہی پرانا چھوٹا سا سعد نظر آیا جو انکی ہر بات مان لیتے تھے انہوں نے بڑھ کر سعد کو اپنے گلے سے لگا لیا

"تم آج اس شادی سے خوش نہیں ہو سعد پر کل تم ضرور اس شادی سے خوش رہو گے ایمن ایک اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے دل میں سوچا پھر سعد کو بہت ساری دعائیں دیتے وہ کیبن سے نکل گئے سعد کو آج پھر دنیا ویران ہوتی محسوس ہوئی وہ خاموشی سے فائلوں یہ نظریں جما کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔"

&&&&&&&&&&&&&&&&

Posted on Kitab Nagri

شام ڈھل کر گاڑھے اندھیروں میں کھو گئی تھی اماں اس سے شام سے بہت بار پوچھ چکی تھیں کہ دل آور نے کس وقت کا کہا تھا لینے آنے کا۔؟ پر وہ کیا جواب دیتی اسے تو خود نہیں پتہ تھا کہ وہ لینے کیوں نہیں آیا ابھی تک۔۔۔ اماں کے چند مرتبہ اور اس سوال پہ وہ چڑ گئی

"اگر آپ کو میرا وجود اتنا ہی کھلنے لگا ہے تو میں گلی میں جا کر بیٹھ جاتی ہوں وہ جب آئے گا چلی جاؤں گی اور نہ آیا تو وہی پڑی رہوں گی نہ یہاں آؤں گی نہ وہاں جاؤں گی"۔۔۔۔۔ وہ اس بات سے خود انجان تھی کہ وہ اس قدر بد تمیزی سے کیوں بول رہی ہے۔۔۔ پر اماں خاموش سی ہو گئیں۔ گوہر کے جواب کے بعد انہوں نے پھر اس سے دل آور کی آمد کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔۔۔ وہ کمرے سے اٹھ کر چھت پہ آگئی کونے میں رکھی برسوں پرانی چارپائی پہ بیٹھ کر اسنے آسمان کو دیکھا بادلوں سے ڈھکا آسمان آج پہلی بار اسے ویران لگا ورنہ کبھی وہ اس آسمان کو دیکھ کر کہتی تھی کہ اسے سنبھالنے والا اوپر بیٹھا ہے۔۔۔ پر سنبھالنے والے نے یہ کیسا سنبھالا اسے۔۔۔ ایسے شخص کے ہاتھوں سونپ دیا جو قطعی اس سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا جس سے وہ خود بھی نفرت ہی کرتی ہے جس کے ساتھ رہ کر اسے ہر وقت ایک ڈر لگا رہے گا کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے۔۔۔ اگر اس نے چھوڑ دیا تو وہ کہاں جائے گی۔؟ ایک پورا دن شوہر کے بغیر نہیں گزرا تھا کہ اس سے سوال ہونے لگے۔۔۔ اسکی اماں جس سے وہ محبت کرتی ہے وہ اس سے کئی بار یہ پوچھ چکی ہیں کہ اسکا شوہر اسے ابھی تک لینے کیوں نہیں آ رہا۔۔۔ کیا شادی سے پہلے کی وہ نازک سی لڑکی شادی کے فوراً بعد اتنی بھاری ہو جاتی ہے کہ جو گھر والے اسے کبھی اٹھائے اٹھائے پھرتے تھے پھر اسکا کچھ دیر بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔۔۔ اور کسی کو کیا معلوم کہ شاید وہ اب اسے کبھی لینے ہی نہ آئے اسکا سارا کھیل ہی یہ ہو کہ گوہر سے شادی کر کے پوری دنیا کے سامنے اپنانے کے بعد پھر اسے اکیلا

Posted on Kitab Nagri

چھوڑ جائے سب کے سوالوں کے جواب دینے کے لیے۔۔۔۔۔ آج اماں یہ سوال پوچھ رہی ہیں کل گلی والے پوچھیں گے وہ کس کس کو کیا کیا جواب دے گی۔؟ سامنے بادلوں کی اوٹ میں چھپا چاند اپنی روشنی پھر بھی بکھیرے ہوا تھا وہ اپنی سوچوں کو سوچ سوچ کر مضطرب تھی اب تو چاند بھی اپنی جگہ سے چلنے لگا تھا یعنی رات گزرنے لگی ہے۔۔۔ نیچے اماں کے بنائے اپنے داماد کے لیے سارے کھانے کب سے ٹھنڈے پڑ گئے ہوں گے اماں کی پریشانی تو اب اور بھی بڑھ گئی ہو گی وہ کیا کرے۔۔۔۔۔؟ گوہر بے ساختہ کھڑی ہو کر چھت پہ چکر کاٹنے لگی اسنے چاند کو دیکھا نظروں کے سامنے کھڑا چاند اب سرکتے اسکے پل پل قریب آرہا تھا آج پہلی بار اسکا دل کیا وہ چاند کو کسی طرح روک لے۔۔۔۔۔ وہ کیوں نہیں آرہا۔۔۔؟ وہ کیوں نہیں آجاتا۔۔۔؟ وہ آجائے۔۔۔۔۔؟ اپنے اندر اٹھنے والی ان آوازوں پہ کچھ دیر اسکے قدم ساکت ہو گئے تین لفظوں نے اس سے کیا کچھ چھین لیا۔۔۔ ایک رات بھی پوری نہیں ڈھلی تھی کہ اسے دل آور کی ضرورت پیش آنے لگی کہ اسکا اندرون فریاد کراٹھا۔۔۔ گوہر نے اپنے بازو اپنے گرد ہی حائل کر لیے۔۔۔ اگر اسے پتہ چل جائے کہ گوہر اسکے بعد کچھ پل میں ہی اتنی بے مول ہو گئی ہے تو اسکی انا کو کتنی تسکین ملے گی وہ کتنا ہنسے گا۔۔۔۔۔ یا شاید وہ ابھی بھی ہنس رہا ہو اپنے کمرے میں شان سے بیٹھا وہ سگریٹ پھونک رہا ہو گا اور اسکی بے بسی کا سوچ سوچ کر قہقہے لگا رہا ہو گا۔۔۔ اسکی اماں کی پریشانی کا خیال کر کے وہ کتنا مطمئن ہو رہا ہو گا۔۔۔۔۔ گوہر کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔۔۔ کاش یہ جنگ اس اکیلی کی ہوتی اسے اپنے پیچھے کا خیال نہ ہوتا۔ اسے بھی اپنی ماں کا خیال نہ ہوتا تو وہ اب بہت مطمئن ہوتی اسے بھی اسکے آنے نہ آنے سے بالکل فرق نہ پڑتا۔۔۔۔۔ پر اب۔۔۔۔۔ اب تو فرق پڑ رہا ہے نا اسے فرق بھی اور پریشانی بھی ہو رہی۔۔۔۔۔ اپنی آنکھوں کی نمی کو پلو سے صاف کر کے وہ منڈیر کے قریب آگئی صحن کے سناٹا سے ڈس رہا تھا اماں ضرور دل دل میں بہت سی دعائیں کر رہی ہوں گیں کہ دل آور آجائے یا کوئی خبر ہی آجائے کہ وہ کچھ دیر میں

Posted on Kitab Nagri

آئے گا۔۔۔ گوہر سب سوچتی منڈیروں سے پار سنسان گلی کو دیکھنے لگی تھی اسکی نظر آہستہ آہستہ گلی کے نکلنے کی طرف جارہی تھی۔۔۔ پر نکلنے پر جا کر اسکی نظر تھم گئی ایک جیپ نکلنے پر ابھی مڑی تھی جیپ کی رفتار ہلکی تھی پر اسکی آمد سے ایک کرنٹ اور تیزی جو گوہر کے وجود میں اٹھی تھی وہ بہت تیز تھی وہ بے اختیار منڈیر کے اور قریب ہو گئی اسنے غور کیا۔۔۔ ہاں یہ وہی ہے جس کا انتظار وہ کر رہی تھی جس کے آنے کی فریاد ابھی اسکا دل کر کے ہٹا تھا جس کے نہ آنے سے اسکی آنکھیں نم بھی ہوئی تھیں۔۔۔ جس کے نہ آنے سے اسکی اماں بہت پریشان ہو رہی ہیں نیچے۔۔۔ پر اب وہ آگیا۔۔۔ ہاں وہ آگیا گوہر برق رفتار سے سیڑھیاں اتری تھی

"وہ آگیا"۔۔۔ کمرے کی چوکھٹے سے ہی اسنے پھولے ہوئے سانس سے کہا تھا اماں نے اسکی حالت پہ غور نہ کیا وہ سرعت سے کھڑی ہو کر داخلی دروازے کی طرف دوڑی تھیں گڑیا بھی انکے پیچھے دوپٹہ سر پہ لٹا چلی گئی اور گوہر وہیں چوکھٹ پہ کھڑی اپنی اماں کی اسی مسکان کی آسیر ہو گئی تھی جو۔۔۔ جو صرف اسکے تین لفظوں سے انکے چہرے پہ آئی تھی "وہ۔۔۔ آ۔۔۔ گیا"۔۔۔ گوہر نے تینوں الفاظ کو الگ الگ دہرایا کتنے عام لفظ تھے ناپہ پر اسکے لیے کتنے خاص بن کے نکلے تھے اتنے خاص کہ اسکے لیے دروازوں میں کھڑا ہونا پڑ گیا۔۔۔ اماں دروازہ کھول کر کھڑی تھیں جیپ رک گئی تھی جیپ کا دروازہ کھولتے ہی اماں کی مسکان اور گہری ہو گئی وہ چلتا ہوا انکے پاس آگیا ہلکے سنبر رنگ کا کرتہ سفید شلوار شانوں پہ بادامی شال اور وجیہہ چہرہ جس پہ مونچھیں اکڑ کر کھڑی تھیں اسنے قریب آ کر اماں سے سلام کیا جوابی طور پر اماں نے اسکے سر پہ ہاتھ پھیر دیا گوہر دانستہ انکی طرف متوجہ ہو گئی تھی

"اندر آ جاؤ بیٹا"۔۔۔ اماں نے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہی کہا تو جواب میں اسکے چہرے پہ ایک مسکان آ گئی

Posted on Kitab Nagri

"نہیں ماں جی بہت دیر ہو گئی ہے کام تھا اس لیے آنے میں دیر ہو گئی آپ بس اسے بھیج دیں"۔۔۔ وہ اپنی طرف سے شرمندگی سے وضاحت دے رہا تھا اور گوہر کو حیرت کے کئی زبردست جھٹکے ایک ساتھ لگے تھے وہ اسکی اماں کو ماں جی کہہ رہا تھا۔۔۔ وہ دیر سے آنے پہ شرمندہ ہو رہا تھا۔۔۔ گوہر نے قدم دروازے کی طرف بڑھا دیے۔۔۔ اماں اسکے جواب پہ حیران تھیں

"لو یہ کیا بات ہوئی اندر تو آ جاؤ شادی کے بعد پہلی بار آئے ہو یوں دروازے سے جاؤ گے تو بھلا اچھا لگے گا"۔۔۔؟؟

"آپ بتائیں آپ کو برا لگے گا تو آ جاتا ہوں ورنہ سچی دیر ہو رہی ہے"۔۔۔ اسکے جواب اور اسکا لہجہ گوہر کا سر چکرا گیا تھا اور اسکے چہرے کی مسکان کتنی سچی تھی۔۔۔ "کتنا بڑا ڈرامہ ہے یہ" گوہر نے دل میں سوچا

"مت آنے دیں نہیں آتا تو ہو رہی ہو گی اسے دیر میں چلی جاتی ہوں اور دیر تو آپ کی نظر میں مجھے بھی بہت ہو رہی تھی یہاں بیٹھے ہوئے اب روکنے کا اصرار کریں گی تو اور دیر ہو جائے گی اور میں نہیں چاہتی آپ میری وجہ سے پریشان ہوں"۔۔۔ وہ پہلے جملے میں طنز دل آور پہ کرتے ہی اس شرف سے اماں کو فیض یاب کر گئی تھی گوہر کے اچانک سے ہی بولنے پہ دل آور نے چونک کر اندر دیکھا تھا گوہر کو دیکھ کر اسکا چہرہ سنجیدہ ہو گیا اور اماں نے بے یقینی سے گوہر کو دیکھا

"کیا بک رہی ہے"۔۔۔ اماں نے مدہم لہجے سے اسے ٹوکا تو وہ ایک بار پھر اپنی بات دہرانے لگی

Posted on Kitab Nagri

"یہ ہی بک رہی ہوں کہ نہ آنے دیں اسے، ہو رہی ہوگی دیر، میں چلی جاتی ہوں اور دیر تو مجھے"۔۔۔۔۔ اماں نے اسکی بات درمیان میں ہی کاٹی اور چبا کر کہا "گوہر"۔۔۔۔۔ ساتھ آنکھیں بھی دکھائیں پر اسنے اثر نہ لیا

"تم جاؤ اندر سے میرا بیگ لا دو اور وہ مٹھائی کا ڈبہ مت اٹھالانا جو سستی ہے انکی شان کے خلاف ہو گالے کر جانا"۔۔۔۔۔ گوہر نے دل آور کو دیکھ کر گڑیا کو کہا اور خود چادر اپنے اوپر اچھی طرح لپیٹ کر ساکت کھڑی اماں سے زبردستی ملی اور دروازے سے نکلنے لگی جب دل آور نے جاتی ہوئی گڑیا کو آواز دی

"وہ مٹھائی کا ڈبہ اب ضرور لانا میں لے کر جاؤں گا"۔۔۔۔۔ گڑیا سر ہلاتے ہوئے خوشی سے اندر دوڑی تھی گوہر نے ایک نظر دل آور پہ ڈالی پھر آگے بڑھ گئی اماں اس وقت بہت شرمندہ تھیں گڑیا نے مٹھائی کا ڈبہ اور بیگ دل آور کو دیے تو اسنے بس ڈبے کو پکڑ لیا۔ "یہ اسے دے دو گڑیا"۔۔۔۔۔ بیگ کی طرف اشارہ کر کے بہت نرمی سے کہا اماں بڑی زبردستی سا مسکرا رہی تھیں دل آور نے ان سے سلام کیا اور جیب میں بیٹھ گیا اسنے گوہر کے لیے دروازہ نہیں کھولا تھا گوہر گڑیا سے مل رہی تھی

"کیسے ہو رہے ہیں تمہارے پیپرز"۔۔۔۔۔؟؟

www.kitabnagri.com

"آپی بہت اچھے ہو رہے ہیں"۔۔۔۔۔ گڑیا نے فوراً جواب دیا

"ہاں بہت اچھے پیپر دینے ہیں تم نے گڑیا اور نمبر بھی بہت اچھے لینے ہیں"۔۔۔۔۔ وہ اسے چند اور نصیحتیں کر کے جیب میں بیٹھ گئی اماں گوہر کو دیکھ رہی تھیں پر گوہر نے پھولے ہوئے منہ سے بس ایک نظر ان پہ ڈالی پھر دوبارہ انکو نہیں دیکھا تھا دل آور نے جیب چلائی تھی گوہر اپنے گود میں ہاتھ رکھ کر اپنی سوچوں میں مگن تھی "اگر آج یہ

Posted on Kitab Nagri

نہ آتا تو کیا ہوتا اماں کے چہرے پہ جواب اطمینان تھا وہ شاید گم ہو جاتا۔۔۔ گوہر نے نظریں اٹھا کر دل آور کو دیکھا اسکی شکل دیکھتے ہی گوہر کو شدید غصہ آیا یہ وہی شخص ہے جو گوہر سے ہر چیز چھیننے پہ تلا ہے انتہائی دوغلا انسان جو اسکی اماں کے سامنے میٹھے لہجے سے بول کر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ اس شادی سے بہت خوش ہے انکا ایک تابعدار داماد ہے جو انکے کہنے پہ کچھ بھی کر لے گا۔۔۔ گوہر کا غصہ اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر بڑھتا جا رہا تھا "پہلے خود دیر سے آیا پھر آکر بڑے بڑے ڈائلا گزمار نے لگا۔۔۔" "سیدھا کیوں نہیں کہا کہ یہ مجھے پریشان کرنے کا ایک طریقہ تھا۔۔۔۔۔" اسنے دل میں سوچا

"کیوں اٹھالائے وہ مٹھائی تمہاری شان کے مطابق نہیں ہے اور میری اماں کے اتنے تابعدار اور فرما بردار بننے کی کوشش مت کرو میری اماں بہت معصوم ہیں تمہاری چالاکیاں سمجھ نہیں سکیں گی انہیں کل کو تمہارا اصل چہرہ دیکھ کر دکھ ہوگا۔۔۔۔۔" وہ انتہائی غصے سے بولی تھی دل آور نے تعجب سے اسے دیکھا کیا یہ وہی لڑکی ہے جو صبح اس سے ڈر رہی تھی گوہر دوبارہ بولی

"تمہیں مسئلہ مجھ سے ہے تو مجھ تک ہی رہو میرے گھر والوں کے قریب جانے یا انکے حبیب بننے کی کوشش نہ کرو سمجھے۔۔۔۔۔" وہ ابھی بھی کر خنگی سے بول رہی تھی اور اب دل آور کی بس ہو گئی تھی اسنے جیپ کو چانک ہی بریک لگائی تو گوہر ڈگمگائی وہ ابھی سنبھلتی کہ اسکا بازو وہ اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔۔۔

"اپنی بکو اس بند کر لو بہت دیر سے تمہاری بک بک سن رہا ہوں وہاں جو کچھ تم بول رہی تھیں وہ بھی میں چپ کر کے برداشت کر گیا تھا بس اس لیے کیونکہ تمہاری ماں جی کھڑی تھیں اور جہاں تک بات میری ان سے بات کرنے یا فرما برداری کی ہے تو تم اس سب سے دور رہو مجھے تم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، جسے خود بات

Posted on Kitab Nagri

کرنے کی تمیز نہ ہو مجھے وہ کیا سکھائے گی۔؟ جسے خود نہیں پتہ کے ماں سے بات کیسے کی جاتی ہے اس لیے خاموش رہو۔۔۔۔۔ اس کے بازو کو سختی سے جھٹک کر اسے دوبارہ جیپ چلائی تھی اور گوہر دم بخود رہ گئی اس کا چہرہ اسکے بہت قریب تھا اسکی آنکھوں میں بولتے وقت کتنا غصہ تھا سرخ آنکھیں اور سرخ ہو گئی تھیں گوہر ہلنا بھول گئی تھی اور دل آوراں اس پہ نظر بھی نہیں ڈال رہا تھا بنگلے میں پہنچ کر دل آور نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا گوہر کچھ پل جیپ میں بیٹھی رہی پھر جب اسکے حواس کچھ بہال ہوئے وہ بھی جیپ سے نکل گئی تھی وہ راہداری میں پہنچی ہی تھی کہ سعدیہ خاتون بہت محبت سے اسے ملیں گوہر بھی جبراً مسکرائی اور انکے ساتھ اندر آگئی دل آور شاید دادا کے کمرے میں چلا گیا تھا سعدیہ خاتون نے گوہر کو لاؤنچ میں بٹھایا اور ریشماں کو پانی لانے کا کہہ دیا

"اباجی کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی تھی اس لیے دل آور انہیں اسپتال لے گیا تھا اور وہاں انکے چیک اپ میں وقت کا پتہ ہی نہ چلا اس لیے تمہیں لینے آنے میں دیر ہو گئی تم پریشان ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون شرمندگی سے بول رہی تھیں اور گوہر انکی بات پہ انکا منہ دیکھنے لگی سعدیہ خاتون کے چہرے پہ ابھی بھی پریشانی تھی شاید دادا کی طبیعت زیادہ ہی خراب ہو گئی تھی ریشماں پانی کا گلاس لے آئی تھی پر اسنے گلاس لینے کے بجائے سعدیہ خاتون سے پوچھا۔

"اب انکی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟؟ وہ کھڑی بھی ہو گئی تھی

"اب بہتر ہے تم پانی پی لو پھر مل لینا ان سے۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون بھی کھڑی ہو گئی تھیں پر گوہر نے نفی میں سر ہلادیا اور انکے ساتھ دادا کے کمرے آگئی دادا کا چہرہ دیکھنے سے ہی لگ رہا تھا کہ انکی طبیعت کتنی خراب ہے دل

Posted on Kitab Nagri

آورانکے قریب بیٹھا نہیں دوائی کھلا رہا تھا گوہر کو اندر آتے دیکھ اسکے چہرے پہ ناگواری پھیل گئی پر گوہر دادا کو دیکھ رہی تھی

"کیسی طبیعت ہے اب آپکی"۔۔۔؟ اسنے سلام کے فوراً بعد پوچھا تھا

"ٹھیک ہوں بلکہ ٹھیک ہی تھا پر میرے پوتے کو ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے اسکا دادا امر نہ جائے اسلیے بار بار اسپتال لے کر بھاگ پڑتا ہے"۔۔۔ دادا اثرات سے دل آور کو دیکھ کر بولے تھے

"کیا بول رہے ہیں یہ آپ دادا کتنی بار کہا ہے آپ کو ایسے نہ بولا کریں"۔۔۔۔۔ وہ خفگی اور ناراضی سے بولا تھا دادا اسکی بات پہ ہنس دیے اور گوہر کی طرف متوجہ ہو گئے

"تم بتاؤ کیسی ہو۔؟ اتنی دیر سے گیا تھا تمہیں لینے یہ تمہاری اماں پریشان تو نہیں ہو گئی تھیں بس اچانک ہی طبیعت خراب ہو گئی میں نے اسے منع کیا تھا کہ میں بہو کے ساتھ چیک اپ کروا آتا ہوں پر یہ منہ ہی نہیں"۔۔۔۔۔ گوہر نے آگے بڑھ کر دادا کا ہاتھ پکڑا

"اماں پریشان نہیں ہوئی تھیں اور اب آپ بھی پریشان مت ہوں آپ آرام کریں دادا"۔۔۔۔۔ گوہر کو اپنی سوچ پہ دفعتاً ہی شرمندگی محسوس ہوئی وہ کیا کیا سوچ رہی تھی اور نکلا یہ کی وہ اپنے دادا کو اسپتال لے کر گیا تھا گوہر کو اپنی سوچ پہ شرم آئی وہ ان سے نظریں ملائے بغیر اٹھ کر باہر آ گئی اس سے مزید نہیں بیٹھا جا رہا تھا اسے دل آور کی نظریں خود پہ محسوس ہو رہی تھیں اور ان نظروں میں اس کے لیے کتنا ملال ہو گا یہ گوہر جانتی تھی اسنے اس شخص کو لے کر یہ دوسرا اندازہ لگایا تھا جو غلط ثابت ہوا تھا گوہر کو اپنا آپ بہت چھوٹا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی اماں سے

Posted on Kitab Nagri

بھی بد تمیزی کر کے آئی تھی گوہر لاؤنج میں بیٹھ گئی تھی نجانے کیوں اسکا دم گٹھنے لگا تھا دل آور کا ضروری کام یہ تھا۔؟ اور اسنے سمجھا کہ وہ اس سے بدل لے رہا ہے جس وقت وہ اسپتال میں پریشان پھیر رہا تھا اس وقت کے بارے میں گوہر سوچ رہی تھی کہ وہ اپنے کمرے میں سکون سے بیٹھا سگریٹ پھونک رہا ہو گا اس پہ اور اسکی اماں پہ ہنس رہا ہو گا۔۔۔ گوہر نے اپنے گلے کی چادر کو ڈھیلا کر دیاسانس لینے میں اس وقت اسے بہت مشکل ہو رہی تھی

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے تمہاری"۔۔۔؟؟ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ سعدیہ خاتون کب اسکے پاس آگئی تھیں انکے ساتھ دل آور بھی تھا گوہر نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا

"ہا۔ہا۔۔ میں ٹھیک ہوں"۔۔۔۔ اسنے جواب دے کر ایک نظر دل آور پہ ڈالی دل آور کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا اور وہ گوہر کو دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔ سعدیہ خاتون مسکرا کر گوہر کے پاس بیٹھ گئیں انکے ہاتھ میں ایک ڈبی تھی انہوں نے وہ ڈبی کھول کر اس میں سے تین شیشے کے موٹے کنگن نکالے

"یہ مجھے دل آور کے ابا نے دیے تھے انہوں نے یہ مجھے تین وعدوں کے ساتھ پہنائے تھے اور پھر انہوں نے ان وعدوں کو پوری زندگی نبھایا بھی اب میں چاہتی ہوں دل آور بھی انہیں وعدوں کے ساتھ یہ کنگن تمہیں پہنائے میں نے یہ بہت سنبھال کر رکھے تھے میری خواہش تھی کہ میری بہو بھی یہ کنگن پہنے"۔۔۔۔ وہ یہ بتاتے ہوئے بہت خوش تھیں دل آور کو شاید اس کاروائی کا علم تھا تبھی وہ جیسے آکر بیٹھا تھا ویسے ہی بیٹھا تھا پر گوہر کچھ حیران ضرور ہوئی تھی ان کی شادی تو ہوئی ہی نفرت کی بناء پہ ہے پھر اس میں کیسے وعدے کیسی قسمیں۔؟ پر گوہر زبان

Posted on Kitab Nagri

سے کچھ نہ بولی سعدیہ خاتون نے دل آور کو کنگن دے دیے اب وہ گوہر کے ساتھ بیٹھا تھا اسنے پہلا کنگن اٹھایا اور گوہر کی کلائی میں ڈال دیا

"پہلا کنگن پہنانے کا مطلب ہے دل آور آج سے تمہاری ہر ذمہ داری اٹھائے گا وہ اپنے آپ سے پہلے تمہارے بارے میں سوچے گا"۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون نے کہا تو گوہر نے سعدیہ خاتون کا چہرہ دیکھا

"پہلا کنگن پہنانے کا مطلب یہ کہ یہ مجھے ہر روز پریشان کرے گا مجھے ڈرائے گا میری زندگی کو مجھ پہ ہی تنگ کر دے گا"۔۔۔۔۔ گوہر نے دل میں کہا وہ بھول نہیں سکتی دل آور کی باتیں جو اسنے باغیچے میں کی تھیں دل آور سپاٹ چہرے سے دوسرا کنگن پہنا رہا تھا

"دوسرا کنگن پہنانے کا مطلب ہے دل آور کی محبت کی تم حق دار ہو اس کے اوپر صرف تمہارا حق ہے آج سے"۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون نے دوسرے کنگن کو گوہر کی کلائی میں ڈالتے دیکھتے کہا تھا انکا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا

"دوسرا کنگن پہنانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ مجھ سے ہر وہ چیز چھین لے گا جس سے مجھے سکون ملتا ہو گا"۔۔۔۔۔ گوہر کا دل کیا وہ اب تیسرا کنگن نہ پہنے اسے یہ کنگن آگ میں جلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے جو اسکی کلائی کو بھی جلا رہے تھے

دل آور نے تیسرا کنگن بھی اسکی کلائی میں ڈال دیا

Posted on Kitab Nagri

"تیسرا اور آخری کنگن پہنانے کا مطلب ہے دل اور کی زندگی میں تمہاری جگہ کوئی کبھی نہیں لے سکتا"۔۔۔۔۔
سعدیہ خاتون نے کہہ کر ان دونوں پہ چند نوٹ وارے تھے اور ساتھ کھڑی ریشماں کو تھما دیے

"میں سونے جا رہا ہوں"۔۔۔۔۔ دل اور کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا پر وہ اپنی کلائی دیکھ رہی تھی

"اس آخری کنگن کا کوئی مطلب نہیں ہے جگہ انکی لی جاتی ہے جن کی جگہ کبھی زندگی میں بنی ہو اور میری نہ جگہ بنے گی اس کی زندگی میں اور نہ میں کبھی بنے دوں گی یہ زبردستی کا رشتہ میں ہمیشہ زبردستی نبھاؤں گی"۔۔۔۔۔
گوہر نے بوجھل دل سے سوچا تھا اور پھر کچھ دیر بعد وہ بھی کمرے میں آگئی دل اور بیڈ پہ بیٹھا اپنے موبائل میں مصروف تھا اسکے آنے پہ بھی اسنے دروازے کی طرف نہیں دیکھا تھا گوہر نے اپنے کاندھوں سے چادر اتار کر الماری میں رکھ دی اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو گئی سر سے دوپٹہ اتار کر اسنے کاندھے پہ ڈال لیا تھا چٹیا کو آگے کر کے اسنے ایک ایک بل کو کھولا اور بالوں میں برش مارنے کے بعد اسنے جب بال پیچھے کمر پہ گرائے تو اسکے سنہرے بال ریشم کی طرح اسکی پوری کمر پہ پھیلتے چلے گئے کمر سے بھی نیچے جاتے بال بالکل سیدھے تھے دل اور سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کی ڈبی اٹھا رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر گوہر پہ پڑی اور پھر اسکی نظروں میں رک گئی گوہر اب جیولری اتار رہی تھی کانوں سے بالیاں اتار کر جب وہ دراز میں رکھنے کے لیے جھکی تو اسکے بال بکھر کر اسکے چہرے کے آگے چلمن کی طرح گر گئے تھے گوہر نے بالوں کو سمیٹ کر کان کے پیچھے اڑیس دیا پر بال پھر وہیں آگئے دل اور مبہوت ہو کر اسے دیکھ رہا تھا ہاتھ سگریٹ کی ڈبی پہ رکھا ہوا تھا وہ ڈبی بھی اٹھانا بھول گیا تھا پر گوہر ان سب سے بے خبر اپنے کام میں مگن تھی اسنے ساری جیولری اتار کر دراز میں رکھ دی تھی سارے بالوں کو آگے کر کے وہ

Posted on Kitab Nagri

مروڑ رہی تھی جب اسکی نظر شیشے پہ پڑی جس میں دل آور کا عکس نظر آ رہا تھا گوہر فوراً پٹی اسکے پلٹنے پہ دل آور نے بھی اپنے حواس پہ قابو کیا اور نظریں گھمائیں پھر اسنے سخت نظروں سے گوہر کو دیکھا

"کیا دیکھ رہی ہو لائٹ بند کرو میں نے سونا ہے اب یہ بال باندھنے والے ڈرامے کرنے میں وقت برباد مت کرو فوراً لائٹ بند کرو"۔۔۔ گوہر کی آنکھوں میں حیرت اتری۔۔۔ وہ دیکھ رہی تھی اسے یا وہ دیکھ رہا تھا گوہر کو۔؟؟ پر گوہر خاموشی سے دوبارہ اپنے بال مروڑ کر ان پہ کیچر لگانے لگی۔

"میری بات سمجھ نہیں آرہی تمہیں"۔۔۔ میں نے کہا ہے فوراً لائٹ بند کرو"۔۔۔ ایک بار پھر وہ چلایا تھا اب وہ یہ تو کہہ نہیں سکتا تھا کہ گوہر اپنے بال کھلے ہی رہنے دے اسلیے وہ گوہر کو بال باندھنے ہی نہیں دے رہا تھا گوہر اسکے چلانے پہ تپ گئی پر آج وہ اسے کوئی جواب نہیں دے گی پہلے ہی آج اسنے یونہی اپنی طرف سے سوچ کر اس سے بھی بد تمیزی کی اور اماں سے بھی اس بات کا ملال اسے ابھی تھا گوہر کے کچھ اصول تھے اگر وہ بغیر بات بد تمیزی کرتی تھی تو اسکی معافی جب تک نہیں مانگتی تھی اسے نیند نہیں آتی تھی پر اس سے معافی مانگی تو یہ اترا جائے گا اس لیے اسنے معافی کو کل پہ ٹال دیا "پہلے اماں سے مانگوں گی اماں بڑی ہیں"۔۔۔ گوہر نے خود کو تسلی دی اور بالوں کو دوبارہ کمر پہ گرا کر لائٹ آف کر دی اور بیڈ کے بالکل کنارے پہ آکر لیٹ گئی دل آور نے گوہر کی اس حرکت کو محسوس کیا تھا اور وہ اس سے محفوظ بھی ہوا۔ وہ جان بوجھ کر بیڈ پہ اور پھیل گیا گوہر زرا سا اور سرک گئی دل آور کا دل خوشی سے ناچ اٹھا گوہر کو تنگ کرنے کا ایک اور موقع اسکے ہاتھ لگ گیا تھا وہ اور پھیل گیا گوہر نے سر کننا چاہا پر اب وہ سرکتی تو گر جاتی۔۔۔ اسلیے وہ غصے سے کھڑی ہوئی اور لائٹ جلا کر اسکے پاس آئی

Posted on Kitab Nagri

"کیا مسئلہ ہے تمہارا اپنی جگہ پہ کیوں نہیں لیٹ رہے بھینسے کی طرح پورے بیڈ پہ کیوں پھیل رہے ہو"۔۔۔؟؟؟ وہ بے ساختہ بیڈ پہ بیٹھ گیا پہلے اسکی مونچھوں کو بھینس کے سنگ اب اسے بھینسایہ تو بہت زیادہ ہو گیا۔۔۔ اسکی غصے سے ناک پھول گئی

"مسئلہ تمہیں ہے مجھے نہیں اور ایک بات یہ بیڈ یہ کمرہ اور یہاں کی ایک ایک چیز میری ہے میرا جودل کرے گا میں کروں گا تمہیں زیادہ مسئلہ ہے تو اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور شکل گم کرو اپنی"۔۔۔۔۔ اسنے کہہ کر ایک تکیہ بھی گوہر کی طرف اچھال دیا تھا گوہر نے کھا جانے والی نظروں سے دل آور کو دیکھا اسکا دل کیا وہ کچھ اٹھا کر اس بھوت کے سر میں دے مارے وہ ایویں ہی اس سے معافی مانگنے کا سوچ رہی تھی یہ تو اس لائق ہے ہی نہیں گوہر نے وہ تکیہ اٹھا کر دل آور کو دے مارا اور دوسرا تکیہ اٹھالیا

"اگر مجھے تکیہ مارا تو میں دادا کے پاس چلی جاؤں گی جا کر انہیں کہوں گی کہ تم نے مجھے مارا ہے"۔۔۔۔۔ دل آور کو تکیہ اٹھاتے اسنے دیکھ لیا تھا اسلیے وہ تنبیہ کر گئی دل آور کا ہاتھ وہیں رک گیا اس لڑکی سے کچھ بھی امید کی جاسکتی ہے اس لیے اسنے تکیہ چھوڑ دیا اور اسے گھورنے لگا پر گوہر نے دوسرا تکیہ اٹھایا اور جگہ ٹھونڈنے لگی کہ وہ اب سوئے کہاں۔؟؟ دل آور کی آنکھوں میں اب دلچسپی در آئی تھی وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اب وہ کہاں سوئے گی۔۔؟

گوہر کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتی رہی پھر فرش پہ بچھے کارپیٹ پہ تکیہ پھینک کر وہ کارپیٹ پہ لیٹ گئی دل آور نے اپنی ہنسی بڑی مشکل سے روکی تھی وہ اٹھا اور لائٹ بند کر کے بیڈ پہ لیٹ گیا

"حساب برابر بھوری آنکھوں والی جاہل لڑکی ایک رات میں بغیر بیڈ کے سویا تھا ایک رات تم سوؤ گی"۔۔۔۔۔ وہ فاتحانہ مسکرا کر کروٹ لے کر سو گیا اور گوہر نیچے غصے کی آگ میں جلتی دل آور کو کوستے کوستے سو گئی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

آدھی رات کو دل آور کی آنکھ کھلی اسے سردی کا احساس ہوا تھا اسنے اٹھ کر کھلی کھڑی بند کی جس سے تیز ٹھنڈی ہو اندر آرہی تھی جب وہ پلٹا تو اسکی نظر فرش پہ سوئی گوہر پہ پڑی جو اپنا دوپٹہ خود پہ اوڑھے کروٹیں بدل رہی تھی دل آور کو اسکی حالت پہ دکھ ہوا اسنے الماری سے کمبل نکال کر گوہر کے اوپر ڈال دیا اور خود دوبارہ بیڈ پہ آکر سو گیا جب وہ کھڑکی بند کرنے کھڑا ہوا تھا گوہر کی تبھی آنکھ کھل گئی تھی اور وہ اس انتظار میں تھی کہ دل آور سوئے گا تو وہ بیڈ سے کمبل چرالے گی پھر یہ بھوت پوری رات سردی سے کانپے گا تو کتنا مزہ آئے گا اس لیے اسنے آنکھیں بند کر رکھی تھیں، پر اب دل آور خود اس پہ مہربانی کر گیا گوہر اسکی اس حرکت سے تعجب کا شکار تھی "اس کے کتنے چہرے ہیں۔۔۔؟؟ گوہر نے بے ساختہ سوچا تھا پھر اسے یہ سب سوچتے کب نیند آگئی اسے پتہ ہی نہیں چلا صبح دل آور آفس جانے کے لیے تیار ہو گیا تو اسنے گوہر کو دیکھا جو ابھی بھی سوئی ہوئی تھی دل آور نے سوئی ہوئی گوہر کو بغور دیکھا

"اتنے آرام سے تم سوتی ہوئی بالکل اچھی نہیں لگ رہیں۔۔۔۔۔ اسنے زیر لب کہا اور کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اسکی نظر سائیڈ ٹیبل پہ رکھے پانی کے جگ پہ رک گئی اور ایک گہری مسکان اسکے چہرے پہ، اسنے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا اور پانی گوہر کے چہرے پہ ڈال دیا گوہر ہڑبڑا کر اٹھی تھی

"ام۔۔۔ اماں پڑھ رہی ہوں نماز۔۔۔۔۔ اور ساتھ بولی بھی تھی۔ دل آور نے اسکی بات پہ بے ساختہ تہقہہ لگایا "اماں نہیں چوہدری صاحب ہیں جانی، گڈ مارنگ میری جان، سوچا تمہیں بھی اٹھا دوں ناشتہ کر لینا تم بھی، نیند تو ٹھیک سے آگئی تھی نا۔۔۔۔۔؟ وہ اپنی ہنسی دبا کر فکر سے بول رہا تھا گوہر جل کر رہ گئی اس وقت اگر اسکے ہاتھ میں بندوق ہوتی تو دل آور کو ایک آدھی گولی تو وہ مار ہی دیتی دل آور اپنا کام کرنے کے بعد وہاں رکا نہیں اور شوخی سے

Posted on Kitab Nagri

مسکراتا ہوا چلا گیا۔۔۔ اور گوہر بے بسی سے اسے گھورتی اپنا گیلیا چہرہ پونچھنے لگی۔۔۔ "کیارات کو کمبل دینے والا یہ ہی شخص تھا۔"؟ گوہر نے سوچا۔۔۔ "نہیں یہ بھوت کبھی نہیں سدھر سکتا رات کو ضرور اسکا دماغ خراب ہو گیا ہوگا۔"۔۔۔ گوہر نے برہمی سے سر جھٹکا اور کھڑی ہو گئی

&&&&&&&&&&&&&

آج صبح کی بانہوں میں الگ ہی خوشیاں تھیں آج کتنے دنوں بعد اسے کمرے کی کھڑکی سے آتی سورج کی کرنیں
بریں نہیں لگ رہی تھیں بلکہ اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ ان کرنوں کے ساتھ کھیلے آنکھیں موند کر سورج کے سامنے
بانہیں پھلا کر کھڑی ہو جائے سورج کی نرم کرنیں اسکے روم روم میں اتر جائیں آنکھ تو اسکی کب کی کھل گئی تھی پر
بیڈ پہ لیٹے وہ سوچ رہی تھی کہ آج پھر کتنے دنوں بعد وہ ان دو آنکھوں کو دیکھے گی اس خوشبو کو پھر سے محسوس
کرے گی جس کی وہ آسیر ہو گئی ہے جسے محسوس کر کے اسکی ہر سانس با آسانی چلتی ہے اسکی راتیں مہربان ہو جاتی
ہیں کتنی ہی دیر وہ بیڈ پہ لیٹے یہ سب سوچتی رہی آج ہر طرح کی پابندی سے وہ آزاد تھی آج وہ بغیر ڈرے بغیر چھپے
جائے گی اسے دیکھنے اور۔۔۔۔ اور۔۔۔ وہ آج اپنے دل کی بات بھی کہہ دے گی۔۔۔ ہاں وہ آج سب کہہ دے
گی۔۔۔۔ سب بتا دے گی۔۔۔۔ سب جتا دے گی۔۔۔ کہ اسکی محبت نے اسکا حال کیا سے کیا کر دیا۔۔۔ اور اس
محبت کا احساس اسے کتنی دیر سے ہوا تین سال لگ گئے اسے اس محبت کو محسوس کرنے میں اپنے دل کی حالت
سمجھنے میں۔۔۔۔ وہ اسے بتائے گی کہ اسکی وجہ سے ماہی نے بہت کچھ کھویا ہے اپنے ہر رشتے کو ٹھکرا دیا آج
اسنے۔۔۔۔ سعد کو چھوڑ دیا۔۔۔ اسکی محبت کو چھوڑ دیا اپنی ہر اس خوشی کو چھوڑ دیا جو اسے سعد سے شادی کر کے
مل جاتی۔۔۔۔ پر شاید جو مزہ اپنی محبت کو پانے کی خواہش میں مرنے کا ہے وہ دوسرے کی محبت پا کر جینے میں

Posted on Kitab Nagri

نہیں ہوتا۔۔۔۔ اور وہ بھی اس مزے سے مسرور رہی ہے آج وہ اتنے خوبصورت بن کے جائے گی کہ دل آور اسے نظر انداز نہیں کر سکے گا اسے بہت غرور ہے نا اپنے دلکش وجہیہ وجود پہ تو ماہی بھی آج اسکی ٹلکری کی بن کے جائے گی جو ہر بار اس پہ جادو چلا دیتا تھا آج وہ اس پہ جادو چلا دے گی۔۔۔ ماہی بیڈ سے کھڑی ہو کر الماری کے پاس گئی الماری کا دروازہ کھول کر اسنے اپنے سارے کپڑوں کو باری باری ہاتھ لگایا پر سمجھ میں اسے کچھ نہ آیا کہ وہ پہنے کیا۔؟ ایک بار پھر اسنے الماری کے ہر کپڑے کو بغور دیکھا پھر اسکی نظر پیچ رنگ کے نیٹ کے فرائ کے رک گئی جسکا باجامہ سلک کا تھا اور دوپٹہ بھی نیٹ کا تھا اسنے الماری سے فرائ نکالا اور ڈریسنگ کے سامنے آکر سینے سے لگا کر دیکھا کہ کیا اس پہ یہ سوٹ کرے گا۔؟ اسنے اپنا آپ شیشے میں دیکھا اسکے عقب میں وہ کھڑا مسکرا رہا تھا وہ آنکھوں سے اسے بتا رہا تھا کہ اس پہ یہ بہت چجے گا ماہی نے فوراً پلٹ کر دیکھا تھا پر وہ پیچھے موجود نہیں تھا یہ بس اسکا وہم تھا "اوہ دل آور"۔۔۔۔ ماہی نے شرمنا کر اسکا نام پکارا تھا پھر وہ بغیر وقت ضائع کیے واش روم میں چلی گئی فریش ہو کر وہ فرائ پہن کر گیلے بالوں کو ٹاول سے پونچھ رہی تھی بالوں کو پونچھ کر اسنے ٹاول بیڈ پہ رکھا اور اپنے آپ کو قد آدم شیشے میں دیکھا جس میں اسکا پورا وجود نظر آ رہا تھا تنگ چوڑی دار باجامہ جس کی بس چوڑیاہی نظر آرہی تھی ورنہ باقی سارا باجامہ فرائ سے ڈھکا ہوا تھا فرائ بالکل سمپل تھا بس گلے پہ سفید ریشمی دھاگے سے چوڑی پیٹی بنی ہوئی تھی جو کاندھوں سے شروع ہو کر پورے گلے پہ بنی ہوئی تھی بس جہاں ڈزائن ختم ہوتا تھا وہاں ایک چمکتا اسٹون لگا ہوا تھا فرائ کے بازو پتلی نیٹ کے بنے ہوئے تھے جس میں سے اسکی گوری جلد جھانک رہی تھی آستینیں کلائیوں پہ آکر ختم ہوتی تھیں اسلیے چوڑیاں پہننے کی ضرورت نہیں تھی اسنے سب سے پہلے ڈریسنگ سے مہرون رنگ کی نیل پالش اٹھائی اور اپنے سارے ناخنوں پہ بڑی مہارت سے لگالیا نیل پالش کے بعد اسنے شانز اٹھایا اور اسکو نیل پالش کے اوپر پھیر دیا جس سے اسکے ناخنوں کی چمک بڑھ گئی۔۔۔ پھر اسنے دراز

Posted on Kitab Nagri

سے ڈرائیئر نکالا اور اپنے بالوں کو گرم بھاپ سے سکھانے لگی منٹوں میں بال بالکل سوکھ گئے تھے اسنے بالوں کا فرنیچ بنایا پھر اسے خود ہی وہ پسند نہ آیا تو اسنے کھول دیا۔۔۔ سوچا اب جوڑا بنائے گی بنایا بھی پھر اسے خود پہ سوٹ نہ کیا "جب مجھے ہی اچھا نہیں لگ رہا تو اسے کیسے اچھا لگے گا"۔۔؟ ماہی نے سوچا اور بال کھول لیے اب وہ ان بالوں کا کیا بنائے "پونی ٹیل کرے"۔۔؟ سوچتے ہی نفی میں بھی سر ہلایا "نہیں یہ بھی اچھی نہیں لگے گی"۔۔۔ جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو اسنے اسٹیٹسٹر اٹھا اور اپنے بالوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے اسٹریٹ کر لیا درمیان کی مانگ نکال کر اسنے ایک طرف کے بال آگے ڈال لیے تھے اور باقی کے پیچھے کمر پہ ڈال لیے اب باری تھی میک اوور کی۔۔۔ سپنج سے ہلکے بیس کو اپنے چہرے پہ سیٹ کیا پھر آنکھوں سے شروع ہوئی وہ۔۔۔ لائنز کی دھار کو بہت احتیاط سے اسنے دونوں آنکھوں پہ لگایا۔۔۔ مسکارے کو پلکوں پہ پھیرتے اسنے چند پیل کے لیے اپنی آنکھیں بند کر لیں پھر آنکھوں پہ آئی شیڈ لگایا کاجل کی موٹی دھار کو اپنی آنکھوں سے گزار کر اسنے اپنی بہت دن کی ویران آنکھوں کو نور بخش دیا تھا۔۔۔ بلیشر کو گالوں پہ ہلکا ہلکا پھیرا پھر ہونٹوں پہ آؤٹ لائن لگائی پھر ڈارک لپ اسٹیک لگالی۔۔۔ ڈریسنگ سے بالیاں اٹھا کر انہیں اپنے کانوں میں ڈال لیا فراک پہ بناڈزائن اتنا گلے کے قریب تھا کہ اسنے گلے میں کچھ پہننے سے اجتناب برتا دوپٹہ کو پیٹی کی صورت میں تہہ کر کے اس نے اپنے گلے میں ڈال لیا تھا بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پہلی انگلی میں اسنے ایک انگوٹھی پہن لی تھی کہتے ہیں اس انگلی کا تعلق سیدھا دل سے ہوتا ہے اس انگلی کے رگیں دل سے جا ملتی ہیں اسلیے اسکو وہ کیسے بھول سکتی تھی دل کے کاموں میں دل کو خوش رکھنا لازمی ہوتا ہے۔۔۔ ہیلز پہن کر اسنے ایک بار پھر خود کو شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔ وہ تیاری تھی۔۔۔ بلکہ وہ تیار ہے اسے پانے اپنانے چاہئے اور اپنا بنانے کے لیے دوپٹہ کے پلو کو اسنے اپنے ہاتھ میں

Posted on Kitab Nagri

پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ میں کلچ اٹھا کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔ اسکی تیاری میں کافی دیر ہو گئی تھی شاید اسکے بابا اور ذیشان آفس جا چکے تھے اس لیے لاؤنج میں صرف عطیہ بیگم ہی موجود تھیں وہ انہیں دیکھ کر رک گئی۔۔۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں"۔۔۔؟؟ وہ شاید اپنی خوبصورتی پہ ایک تبصرہ سننا چاہتی یا شاید وہ تصدیق چاہتی کہ وہ پیاری لگ بھی رہی ہے یا نہیں۔۔۔ اسکے اچانک سے آنے اور مخاطب کرنے پہ عطیہ بیگم نے چونک کر اسے دیکھا تھا پھر انکی نظریں کچھ دیر ماہی پہ ٹھہر گئیں ماہی آج بہت حسین لگ رہی تھی اتنے اہتمام سے وہ کبھی کسی فنکشن پہ بھی تیار نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"تو جا رہی ہو اسکے پاس"۔۔۔؟؟ اسکی ممی نے اپنی حالت پہ قابو کر لیا تھا اس لیے اب انکی نظریں سپاٹ تھیں۔۔۔ جیسا انکا لہجہ تھا اس وقت۔۔۔

"آپ نے بتایا نہیں کیسی لگ رہی ہوں"۔۔۔؟؟ وہ اپنی ممی کے سوال کو نظر انداز کر گئی تھی

"اسکے پاس جا رہی ہو تو اس وقت بہت بری لگ رہی ہو"۔۔۔۔۔ وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں ماہی ہلکا سا مسکرائی جیسے اسے اسکی ممی کی بات پسند آئی

www.kitabnagri.com

"تو یعنی بہت حسین لگ رہی ہوں"۔۔۔۔۔ وہ خود سے اپنی تعریف کرنے لگی۔۔۔

"اتنا تیار ہو کر جاؤ گی۔؟ اسے کیسے حاصل کرنا چاہ رہی ہو اپنی نمائش لگا کر"۔۔۔؟ اسکی ممی کی نظروں میں پہلی بار اسکے لیے حقارت تھی اور یہ حقارت اسے بچھو کے ڈنک کی طرح چھبی تھی پر اسنے اپنی مسکان ماند نہ پڑنے دی

Posted on Kitab Nagri

"بتایا تھا نا آپ کو اب اسے پانا جنون بن گیا ہے میرا اور جنون میں حساب کتاب نہیں ہوتے اگر اسے پانے کی شرط خود کی نمائش ہے تو ہاں میں لگا رہی ہوں اپنی نمائش"۔۔۔۔۔ وہ فخریہ بولی تھی اسکی ممی نے تاسف سے اسے دیکھا

"جسے تم جنون کہہ رہی ہو نا میری نظر میں تو یہ محبت پیار عشق بھی نہیں، یہ بس بے حیائی اور بے شرمی ہے"۔۔۔۔۔ انکی بات پہ ماہی نے نفی سے سر ہلایا اسکے چہرے پہ ابھی بھی مسکراہٹ تھی وہ اسے آج کیسے کم ہونے دے سکتی ہے اگر وہ اس مر جھائے چہرے کہ ساتھ گئی اور اسے پسند نہ آئی تو۔؟ اسلیے اسنے خود کو ہر طرح کے طنز کے لیے تیار کر لیا تھا

"جب محبت ہوتی ہے نا تو صرف اسکا احساس ہوتا ہے پھر جب وہ پیار کی شکل اختیار کرتی ہے تو ہلکا ہلکا درد ہوتا دل میں پھر وہ نا سوز بن جاتا ہے ایک گہرا گھاؤ بن جاتا ہے دل پہ جو کبھی نہیں بھارتا اور اسے پتہ ہے کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔" اسنے رک کر پوچھا اسکی ممی خاموش رہیں تو اسنے خود ہی بات آگے بڑھالی "اسے عشق کہتے ہیں اور عشق کا مترادف جنون ہے اور جنون کی پہلی شرط شرم سے بے شرم ہونا ہوتا ہے حیا کے پردے تو تب ہی گر جاتے ہیں جب ایک نہ محرم کو دیکھنے کی عادت لگ جائے اور اس لہذ سے میں بہت پہلے بے شرم ہو گئی تھی اب بتائیں نا ممی کیسی لگ رہی ہوں"۔۔۔۔۔ پوری بات اپنے خمار میں کہتے اسے جیسے اپنا سوال پھر یاد آیا تھا اس لیے اسنے پوچھ لیا

"اب تم سے گھن آرہی ہے"۔۔۔۔۔ تنفر بھر نظر ڈال کر اسکی ممی نے کہا تو ماہی کو لگا اسکے منہ پہ تھپڑ لگا ہے ایک سایہ لہرایا تھا اسکے چہرے پہ پھر اسنے اس سائے کو دوبارہ اپنے چہرے پہ نہ آنے دیا

Posted on Kitab Nagri

"گھن تو آئے گی بہت دن سے کمرے میں بند سڑتی رہی ہوں اب جا رہی ہوں کوئی خوشبو لگائے بغیر، آؤں گی تو بہت سے عطر اپنے وجود کے ساتھ لاؤں گی"۔۔۔۔ وہ کہہ کر جانے لگی پھر رکی

"اور شکریہ آپ میرے مئی کہنے کہ بعد بھی اپنے شوہر کی فرما بردار رہنے کے لیے"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر رکی نہیں تھی اور عطیہ بیگم کچھ پل کے لیے اسکے جملے سے ساکت رہ گئیں تھی کتنا کرب تھا اس مسکراتے چہرے کے بعد بھی ماہی کے لہجے میں۔۔۔۔۔ پر وہ یہ کرب کچھ دیر ہی محسوس کر سکیں پھر اپنے حواس میں لوٹ آئیں۔۔۔۔۔

[illegible]

ناشتے سے فارغ ہو کر گوہر دادا کے کمرے میں آگئی تھی داد نے اپنے کمرے میں ہی ناشتہ کیا تھا اسے بھی انکے کمرے میں آئے ہوئے بہت دیر ہو گئی تھی بہت ساری باتیں کی تھیں اسنے دادا کے ساتھ اسے اچھا لگ رہا تھا ان سے یوں باتیں کرنا انکے چہرے میں اسے بابا جمال نظر آتے تھے

"تو تم بچپن سے کام کرتی آئی ہو"۔۔۔؟؟ اسنے اپنی ایک ایک بات دادا کو بتادی تھی کہ وہ بچپن سے چائے کے ہوٹل میں کام کرتی رہی تھی پھر ٹیوشنز کینٹن اور ٹھیلہ اسنے انہیں بتادیا تھا کہ اسکے علاوہ اسکی کوئی دوسری دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں جی ذمہ داری بچپن میں ہی پڑ گئی تھی تو کام بھی بچپن سے ہی شروع کر دیا"۔۔۔ وہ دادا کے بیڈ کے قریب کرسی رکھ کے بیٹھی تھی سعدیہ خاتون باہر ملازمین سے کام کروارہی تھیں انہوں نے ہی گوہر کو کہا تھا کہ وہ دادا کے پاس جا کر بیٹھ جائے۔۔۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی سن کر کہ تم اتنی ذمہ دار ہو ایک لڑکی ہو کر یہ سب کرنا آسان نہیں رہا ہو گا پر پھر بھی تم نے کیا مجھے بہت خوشی ہوئی تمہارے بارے میں جان کر اور ایک بات میں کہنا چاہوں گا"۔۔۔۔ دادا نے مسکرا کر گوہر کو دیکھا

"جی کہیں دادا"۔۔۔؟ اسنے فوراً پوچھا تھا

"تم بزرگ بہت کمال بناتی ہو مجھے تمہارے بزرگ بڑے پسند ہیں اب کب کھلاؤ گی"۔۔۔؟

"ابھی بنا لاؤں"۔۔۔؟؟ وہ کھڑی ہو گئی اسے دادا کی تعریف سن کر خوشی ہوئی تھی دادا نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا

"آج نہیں پھر کبھی، جب طبیعت بہتر ہو جائے گی ورنہ میرا پوتا ناراض ہو جائے گا"۔۔۔ دل آؤر کا ذکر دادا کے منہ سے سن کا اسے صبح والی بات یاد آئی جب وہ اسکے منہ پہ پانی ڈال کر چلا گیا تھا گوہر نے سوچ لیا تھا کہ وہ بدلا ضرور لے گی۔۔۔

"سہی ہے"۔۔۔ وہ مختصر کہہ کر خاموش ہو گئی اتنے میں سعدیہ خاتون اندر داخل ہو گئیں

"آج صبح تو کمال ہو گیا"۔۔۔۔ انہوں نے اندر آتے ہی کہا تھا دادا اور گوہر نے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا

Posted on Kitab Nagri

"وہ جو رات گوہر اپنے ساتھ مٹھائی لائی تھی دل آور وہ کھا کر گیا ہے اور فرمائش بھی کر کے گیا ہے کہ گوہر کی اماں کو پیغام بھیجوا دوں کہ اور مٹھائی کب بھیجیں گی۔؟ اور ساتھ یہ بھی کہہ کر گیا کہ باقی کی وہ آکر کھائے گا"۔۔۔۔۔

انکی بات سے دادا بس حیران ہوئے پر گوہر کو دھچکا لگا۔۔۔ "کیا اسے سچ میں مٹھائی اتنی پسند آئی ہے یا بس ضد میں کھا رہا ہے اور اگر اسکی اماں کو اس بات کا علم ہو جائے وہ تو خوشی سے تقریباً پاگل ہی ہو جائیں گی اور پھر گوہر کو بھی خوب سنائیں گی"۔۔۔ گوہر نے دل میں سوچا تھا

"کیا سچ میں پر وہ تو کبھی مٹھائی کھاتا ہی نہیں اور اتنی ساری توہر گز نہیں"۔۔۔ دادا نے تعجب سے پوچھا تو سعدیہ خاتون نے شانے اچکا دیے

"آپ کے پوتے کے دماغ میں کب کیا چلتا ہے اس بات کا کسی کو کبھی اندازہ نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔

"ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں وہ ایک بھوت ہے اور بھوت کے دماغ کا ہر گز کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا"۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون کی بات پہ گوہر نے دل میں کہا پھر اسے یاد آیا کہ اسنے اپنی اماں سے معافی مانگنی تھی اپنے گزشتہ روز کے رویے کے لیے وہ کھڑی ہو گئی

www.kitabnagri.com

"میں اماں سے بات کر لوں فون سے"۔۔۔؟؟ اسنے پوچھنا ضرور سمجھا دادا اور سعدیہ خاتون پہلے ہی دل آور پہ

حیران تھے اب وہ دونوں گوہر کو بھی اسی حیرانی سے دیکھ رہے تھے

"اگر ہم منع کر دیں گے تو نہیں کرو گی"۔۔۔؟ دادا نے مذاقاً پوچھ

"ہاں جی"۔۔۔۔۔ اسنے نظر ہنس جھکا کر کہا دادا اور سعدیہ خاتون بے ساختہ ہنس دیے

Posted on Kitab Nagri

"ارے ہم کیوں منع کریں گے تمہیں۔؟ تمہاری اماں ہے جب دل چاہے بات کرو"۔۔۔۔ دادا کی بات پہ گوہر کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی تھی وہ کمرے سے باہر آگئی لاؤنج میں رکھے ٹیلی فون پہ گھر کا نمبر ملا یا اور ریسپور کان سے لگا لیا اور جب اماں نے کال اوکے کر لی تو وہ اماں سے سلام کے فوراً بعد معافی مانگنے لگی اماں نے اسے فوراً معاف بھی کر دیا تھا وہ خود گوہر سے زیادہ ناراض نہیں رہ سکتی تھیں انہیوں نے گوہر کو کہا

"اگر آج تو کال نہ کرتی تو میں کل تیری طرف آجاتی تجھے منانے"۔۔۔ اماں کا محبت بھرا لہجہ سن کر اسکی آنکھیں نم ہو گئیں تھی پر وہ روئی نہیں اگر روتی تو اماں پریشان ہو جاتیں اسلیے خود پہ قابو کر کے وہ اماں سے بات کرنے لگی

[illegible]

ماہی دل آور کے آفس پہنچ چکی تھی وہ پہلی بار اسکے آفس کے اندر داخل ہوئی تھی آفس میں قدم رکھتے وہ اسکی خوشبو محسوس کرنے لگی تھی دل کی دھڑکن ہلکی ہلکی بڑھنے لگی تھی اسنے ریسپشن پہ جا کر لڑکی کو مخاطب کیا

www.kitabnagri.com

"دل آور آگئے۔۔۔؟؟؟ ماہی نے اسکی گاڑی باہر کھڑی دیکھ لی تھی پھر بھی اسنے پوچھا

"ہاں جی پر آپ کون"۔۔۔؟؟؟ ریسپشن پہ کھڑی لڑکی نے بغور اسے دیکھا ماہی کی تیاری اسے کچھ حیرت میں مبتلا کر گئی تھی باقی کا اسٹاف بھی اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا پر اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا لڑکی کے سوال پہ وہ کچھ دیر خاموش ہو گئی وہ کون سا حوالہ دے کہ وہ کون ہے۔؟ پھر اسے ردایا د آئی

Posted on Kitab Nagri

"میں انکی کزن کی دوست ہوں انہیں بتا دیں کہ ردا کی دوست ماہی آئی ہے"۔۔۔ اب کی بار اسکا لہجہ پر اعتماد تھا لڑکی نے سر اثبات میں ہلادیا وہ اب ریسپور کان سے لگائے دل آور سے بات کر رہی تھی

"سر پوچھ رہے ہیں کون ردا"۔۔۔؟؟ ماہی کو جھٹکا لگا کیا وہ ردا کو نہیں جانتا یا اس لڑکی نے کسی اور کو کال ملا دی ہے۔؟

"آپ دل آور سے ہی بات کر رہی ہیں"۔۔۔؟؟ ماہی نے بدقت پوچھا

"ہاں جی آپ پلیز جلدی بتائیں سر مصروف ہیں"۔۔۔ لڑکی اسکی اڑتی ہوئی رنگت کو دیکھتے ہوئے بولی تھی

"وہ"۔۔۔ اسے سمجھ نہ آیا اب وہ کیا کہے کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولی "انہیں کہیں کہ ہادی کی بہن ردا"۔۔۔۔۔ اسکا لہجہ کمزور تھا لڑکی نے سر کو خم دیا

"جی سراو کے سر"۔۔۔۔۔ لڑکی نے ریسپور رکھا دیا تھا

"سر آپ کو کین میں بلا رہے ہیں"۔۔۔۔۔ لڑکی نے کہہ کر اسے کین کا رستہ بھی بتا دیا ماہی ریسپشن سے کین کی طرف چل پڑی

"کیا وہ اسے پہچانے گا جس سے اسکی ملاقات نہ ہونے کے برابر ہوئی تھیں وہ تو ردا کو پہچاننے سے انکار کر گیا جس سے اسکا رشتہ بھی ہے کیا وہ مجھے پہچانے گا"۔۔۔؟؟ ماہی خود سے سوال کرتی اسکے کین کے دروازے تک پہنچ گئی تھی کین کے شیشے کے دروازے سے دل آور اسے نظر آ گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

"وہ نہ پہچانے کسی کو میں اسے جانتی ہوں اتنا کافی ہے"۔۔۔ وہ خود کو تسلی دے کر پھر مسکرائی اور کیمین کا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہو گئی اندر داخل ہوتے ہے جب دل آور نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا دل آور کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور ماہی بھی اسکے جادو میں جکڑی جانے لگی دل آور نے اسے نیچے سے اوپر تک دیکھا اسے کچھ دیر اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا کہ اسکے سامنے جو کھڑی ہے وہ لڑکی ہی ہے اتنی حسین، اتنی خوبصورت۔۔۔۔۔ دل آور بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا اسکے کھڑے ہوتے ہی ماہی کا سحر ٹوٹ گیا وہ چل کر کرسی کے پاس آئی

"میں ردا کی دوست ہوں ماہی"۔۔۔۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جو خود ایک پل کے لیے کھو گیا تھا حسن پرست دل آور ایک بار پھر حسن کی زنجیروں میں جکڑ گیا تھا لمحہ کے ہزاروں سیکنڈ تھے جب وہ اپنے حواس میں واپس آ گیا مسکرا کر ماہی کو بیٹھنے کا کہا

"تو تم ہو ردا کی دوست"۔۔۔؟؟ اب وہ ماہی کو دل چسپی سے دیکھ رہا تھا اور ماہی کی ڈھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھیں وہ آج پہلی بار یوں براہ راست اسے دیکھ رہا تھا اور ماہی بھی آج پہلی بار اسے یوں بے خوفی سے دیکھ رہی تھی ماہی گہرے سانس کھینچ رہی تھی اپنے اندر اسکی خوشبو کا وہ ایک بہت بڑا ذخیرہ کرنا چاہتی تھی

www.kitabnagri.com

"جی میں ردا کی دوست ہوں"۔۔۔۔۔!! ماہی نے جواب دیا ہاتھوں کو آپس میں ملا کر وہ اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی اور دل آور اب سنبھل چکا تھا حسن کی زنجیریں بس اتنی دیر ہی اسے اپنے حصار میں لے پاتی تھیں

"خیریت سے آئی ہو تم یہاں"۔۔۔؟؟ دل آور نے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"کیا تم مجھے جانتے ہو۔؟ ہماری ملاقات پہلے کئی بار ہو چکی ہے"۔۔۔ ماہی نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے اپنا سوال پوچھا

"کب"۔۔۔؟؟؟ دل آور نے کچھ حیرت سے پوچھا

"میں ردا کے ساتھ یونی میں پڑھتی تھی بہت بار تمہیں وہاں دیکھا تھا ایک بار تم سے ملاقات بھی ہوئی تھی ردا کے ساتھ آئی تھی اس دن میں، پھر میری ملاقات تم سے دوبارہ ردا کی برتھڈے پہ ہوئی تھی اور تم مجھے میرے گھر تک ڈراپ کر کے آئے تھے اسکے بعد میں اور ردا تمہارے ساتھ شاپنگ پہ بھی گئے تھے"۔۔۔۔۔ ماہی نے اسے ساری بات تفصیل سے بتادی تو دل آور نے بے نیازی سے شانے اچکا دیے

"ہاں شاید پر مجھے یاد نہیں"۔۔۔۔۔ اسکی بے پروائی پہ ماہی کو نجانے کیوں رونا آیا پر اسنے خود پہ قابو کیا دل آور نے چند سیکنڈز کے بعد اپنا اگلا سوال بھی کر لیا

"تمہارے یہاں آنے کی وجہ"۔۔۔؟؟؟ وہ قطعی بے نیازی سے بولا تھا ماہی کو جیسے دکھ ہوا اسکا حسن بھی اس پہ جادو نہ چلا سکا تھا اب اسے اپنی محبت کا حوالہ ان لمحوں سے دینا پڑے گا جو اسنے اسکے بغیر اسکی یاد میں کالے ہیں

"میرے یہاں آنے کی وجہ آپ ہیں"۔۔۔۔۔ دل آور نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو

"کیسے"۔۔۔؟؟؟ ماہی اسکی آنکھوں سے اسکا سوال سمجھ گئی تھی اب وقت تھا اپنے دل کی بات کہنے کا دل بہت بری طرح مچل رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"میں آپ۔۔ آپ سے محبت کرتی ہوں"۔۔۔۔۔ وہ نظریں چرا کر بولی تھی دل کی حالت اور خراب ہو گئی تھی اب وہ کیا جواب دے گے۔؟ کہ اسے بھی اچانک سے ماہی سے محبت ہو گئی ہے۔؟ کیا اسکے حسن نے کچھ کمال کیا ہے اس پہ۔؟ ہر سوال پہ جسم سر دپڑتا جا رہا تھا

"اچھا جی"۔۔۔؟ دل آور نے بغیر حیرانی سے جواب دیا تو ماہی نے چونک کر اسے دیکھا کیا وہ یہ سب جانتا تھا۔؟؟؟
ماہی ابھی کچھ کہتی کہ دل آور بولا

"اور یہ محبت تمہیں ضرور مجھے پہلی بار دیکھ کر ہو گئی ہو گی میں نے تمہارا چین نیند سب چرا لیا ہو گا اور اب تم اتنی مجبور ہو گئیں کہ تمہیں میرے پاس چل کر آنا پڑا یوں بن ٹھن کر"۔۔۔۔۔ دل آور کے لہجے میں کچھ عجیب سا محسوس کیا تھا ماہی نے شاید وہ ہی حقارت جو اسکی می کے لہجے میں تھی ماہی گنگ اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی اور وہ ابھی بھی بول رہا تھا

"اسطرح کی باتیں میرے لیے نئی نہیں ہیں بہت پہلے سے میں یہ سب سنتا آ رہا ہوں یونی سے یا شاید کالج سے اور اب بھی بہت سی لڑکیاں ہیں جنہیں مجھ سے محبت ہے"۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

"پر میری محبت سچی ہے"۔۔۔۔۔ ماہی نے فوراً کہا تو دل آور اسکی بات پہ جان بوجھ کر مسکایا جیسے وہ اسکی بات سے محظوظ ہوا ہو

"اسکا ثبوت کیا ہے"۔۔۔؟؟ دل آور نے دونوں کمنیاں ٹیبل پہ رکھ لیں

ماہی اداس سا ہنسی

Posted on Kitab Nagri

"میں بھول گئی تھی کہ محبت ثبوت مانگتی ہے پر میرے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے چند دلائل ہیں وہ بتا دیتی ہوں"۔۔۔۔۔ ماہی اسے اب ہر وہ بات بتا رہی تھی جو اسنے دل آور کے لیے کھویا اسنے اپنی سعد سے منگنی ٹوٹنے سے لے کر آج سے پہلے گزرے ہوئے کل جو بات اسکی اپنے بابا سے ہوئی تھی ساری بات بتا دی دل آور نے ساری بات سنجیدگی سے سنی پھر بولا

"مجھے افسوس ہوا سن کر پر تم نے دیر کر دی آنے میں میری شادی ہو گئی ہے آج میری شادی کو تیسرا دن ہے"۔۔۔۔۔ اسکے لہجے میں ہمدردی افسوس تھا یا نہیں پر اسکا جواب ایک چابک ضرور تھا جو ماہی کی چمڑی پہ بہت بری طرح لگا تھا ماہی زمین پہ نہیں پاتال میں گری تھی

"کی۔۔۔ کیا"۔۔۔؟؟ اسنے بدقت پوچھا تھا

"ہاں میری شادی ہو گئی ہے میری ایک بیوی ہے جو اس وقت میرے گھر ہے"۔۔۔۔۔ دل آور اب سادے سے لہجے میں بولا تھا ماہی کا سر گھوم گیا اسنے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا تھا اسے سعد یاد آیا "میں تم سے محبت کرتا ہوں"۔۔۔۔۔ سعد کہیں قریب سے بولتا اسے سنائی دیا اسنے خالی نظروں سے کین میں دیکھا اسے سڑک پہ کھڑے سعد اور ماہی نظر آئے جہاں سعد ماہی کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہا تھا کہ وہ ماہی سے محبت کرتا ہے اور ماہی نے کتنی بے دردی سے انکار کیا تھا۔۔۔ کیا یہ مکافات ہے۔۔۔؟؟ اور اگر یہ مکافات ہے تو یہ اتنا بھیانک کیوں ہے۔۔۔؟؟؟

سڑک پہ کھڑے سعد اور ماہی غائب ہو گئے تھے اب وہ دوبارہ کین میں آگئی تھی جہاں دل آور سامنے بیٹھا اسے کچھ مضطرب ہو کر دیکھ رہا ہے

Posted on Kitab Nagri

"نہیں یہ نہیں ہو سکتا تم شادی کیسے کر سکتے ہو"۔۔۔؟؟" یہ نہیں ہو سکتا مجھے سعد کی محبت کی بے قدری کرنے پہ اتنی بڑی سزا نہیں مل سکتی تم میرے ہو بس میرے"۔۔۔۔۔ وہ یہ کہنا چاہتی تھی پر ہونٹوں نے ساتھ چھوڑ دیا تھا دل آور نے پانی کا گلاس اسکی طرف کیا

"پانی پی لو"۔۔۔۔۔ اسنے کہا پر ماہی کھڑی ہو گئی

"میں تمہاری محبت کی وہ بیمار ہوں جواب کبھی شفاء حاصل نہیں کر سکے گی مجھے یہ مرض جب لگا تھا تب مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں اس مرض سے ہی مروں گی تمہیں شادی مبارک ہو اور مجھے "۔۔۔۔۔ وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی تھی اسے کیا مبارک ہو سکتا ہے۔؟ کچھ بھی تو نہیں ماہی پھر دل آور کو بغیر دیکھے اسکے کین سے نکل گئی تھی اور دل آور اسے دیکھتا رہ گیا تھا "کیا وہ لڑکی پاگل ہو گئی ہے"۔؟ دل آور نے سوچا تھا

"ہاں شاید"۔۔۔ اسنے بے پروائی سے کہا اور دوبارہ کام میں لگ گیا محبت ماہی کو ہوئی ہے جنون ماہی کا ہے پر یہ مسئلہ دل آور کا تو نہیں ہے اسکا دل بھی اب تک بھر گیا تھا ماہی کو دیکھ کر۔۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&

گھر میں چند لوگ جمع تھے ایک مولوی صاحب سعد کے سامنے کچھ پیپر ز لے کر بیٹھے تھے جو نکاح نامہ تھا سعد کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس پہ سائن کرتے ہوئے اسکے بابا نے اسکے کاندھے پہ دباؤ ڈالا تو اسنے خالی نظروں سے اپنے بابا کو دیکھا وہ کچھ بول رہے تھے۔۔۔ پر کیا۔؟؟ شاید یہ کہ وہ نکاح نامے پہ سائن کر دے۔۔۔ سعد کو انکے لب ملتے دکھائی دے رہے تھے پر کوئی بات انکی سعد کی سماعت سے نہیں ٹکرا رہی تھی سعد نے دوبارہ نکاح نامے کو

Posted on Kitab Nagri

دیکھا "اب محبت نامہ مت لے کر آنا میں اس پہ اپنا نام نہیں لکھ سکوں گی"۔۔۔ ماہی کی آواز گونجی تھی "میں تم سے محبت نہیں کرتی"۔۔۔۔

"اگر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ دوں گی تو کیا کبھی میرے پیچھے دوبارہ نہیں آؤ گے"۔۔۔؟؟

"تو پھر میں تم سے محبت نہیں کرتی"۔۔۔۔ سعد کی آنکھوں کے سامنے ایک فلم چلنے لگی تھی اور اس کا نپٹا ہاتھ پیپر زپہ چل رہا تھا مولوی ایک کے بعد ایک پیپر پہ سائن کر رہا ہے تھے اور وہ بس ماہی کے جملوں کی بازگشت میں دھت سائن کرتا جا رہا تھا پھر جب سائن ہو گئے تو اس نے اپنے بابا کو دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے دیکھا تھا باقی سب بھی دعا مانگ رہے تھے اور سعد اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا اسکے پاس مانگنے کو تو بہت پہلے سے کچھ نہیں تھا تو آج اس نے ہاتھ کیوں اٹھائے؟ سعد اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر سوچ رہا تھا سب نے دعا مانگ لی تھی اب سب اسے نکاح کی مبارک دے رہے تھے اسکے بابا نے اسے گلے سے لگایا ان سے جدا ہونے کے بعد سعد نے ان کا چہرہ دیکھا جس چہرے پہ بہت ساری خوشی تھی اس نے اپنے بابا کے حکم کا مان رکھ لیا اس نے آج اپنی محبت پہ اپنے بابا کی محبت اور خوشی کو ترجیح دے دی سب سے ماؤف دماغ سے مل کر وہ اپنے بابا سے بولا تھا

www.kitabnagri.com

"بابا میں کچھ دیر میں آ جاؤں گا روکیے گامت"۔۔۔۔ اس نے خود کو کہتے سنا تھا پھر وہ مردہ قدموں سے چل کر گاڑی تک آ گیا تھا۔ گاڑی کو گھر سے نکال کر وہ گھر سے بہت دور آ گیا اس کا دل کر رہا تھا کسی ویرانے میں جا کر زور زور سے پیچھے روئے ماتم منائے اتنا روئے کہ آج کے بعد پھر کبھی اسے رونا نہ پڑے آج وہ ماہی کو اتنا یاد کر لے کہ ماہی دوبارہ پھر اسے کبھی یاد نہ آئے ویرانے کی تلاش ایک قبرستان پہ ختم ہو گئی جہاں وہ کسی بھی قبر کے پاس کھڑا ہو کر چیخے گا روئے گا تو کوئی اس سے سوال نہیں کرے گا وہ گاڑی سے نکل کر قبرستان میں آ گیا ایک قبر کے پاس وہ رک

Posted on Kitab Nagri

گیا پھر اسے اپنے وجود میں لرزش محسوس ہوئی اپنی آنکھوں سے کچھ گرم پانی گرتا ہوا محسوس ہوا وہ چیخ رہا تھا۔۔۔

ہاں وہ اب چیخ چیخ کر رو رہا تھا وہ حلق کے بل چیخ رہا تھا وہ اب ماتم کر رہا تھا گھٹ گھٹ کے روتے وہ تھک گیا تھا وہ آج یہ پل پل کا رونا ختم کرنا چاہتا تھا وہ آج اتنا روئے گا کہ پھر اسے کبھی رونا نہیں آئے گا کسی لڑکی کے لیے تو ہر گز نہیں چاہیے پھر وہ ماہی ہو یا کوئی دوسری۔۔۔۔۔ وہ وہاں بہت دیر کھڑا اپنی محبت پہ ماتم کرتا رہا۔۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&

ڈھلتی شام کے ساتھ وہ واپس لوٹ آئی تھی وہ دل آور کے آفس سے نکلنے کے بعد کہاں گئی اسے نہیں پتہ کتنی جگہ
رکی کہاں روٹی۔۔۔ روٹی بھی یا نہیں۔۔۔ اس بات کا بھی اسے علم نہیں تھا گھر کے لان سے ہوتی ہوئی وہ لاؤنج
میں آئی تو اسکی ممی سامنے بیٹھی تھیں وہ روکی نہیں سیڑھیاں چھڑنے لگی تھی جب اسے اپنے عقب سے آواز آئی
"سعد کا نکاح ہو گیا ہے آج"۔۔۔ عطیہ بیگم کے لہجے کو وہ پہچان نہ سکی اسے اس وقت لگا جیسے وہ اس پہ طنز کر
رہی ہوں جیسے انہیں علم ہو گیا ہو کہ جس کے پیچھے ماہی پاگل ہو رہی تھی جس کے لیے وہ آج اتنا تیار ہو کر گئی تھی
اسکی شادی بھی ہو گئی سعد کی شادی کا سن کر اسے کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا یہ ایک نہ ایک دن ہونا ہی تھا اور ماہی
کے پاس ابھی بہت کچھ تھا جس پہ اس نے رونا تھا۔۔۔

"خوشی ہوئی سن کر"۔۔۔۔۔ وہ بدقت بولی تھی

"اچھا مجھے لگا تھا تمہیں دکھ ہوگا"۔۔۔۔۔ ماہی کی مُمی نے کہا تو وہ پلٹی

"دکھ تو نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا شاید کبھی ہوا تو پچھتاوا ہوگا"۔۔۔ ماہی کہے بغیر نہ رہ کسی

Posted on Kitab Nagri

"میں بھی چاہتی ہوں ماہی تمہیں پچھتاوا ہو اور بہت بری طرح ہو"۔۔۔ اسکی ممی نے تنفر سے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئیں اور وہ وہیں ساکت کھڑی رہ گئی اگر اسکی ممی کو پتہ چل جائے جو سب وہ آج دل آور سے سن کر آئی ہے تو وہ کتنا خوش ہوں گیں۔۔۔ ماہی نے بڑی مشکل سے اپنے کمرے کا رخ کیا تھا۔ کمرے میں پہنچ کر اسنے دروازہ بند کیا اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"روؤ گی نہیں ماہی"۔۔۔؟؟ اسے اپنا عکس بولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو اس وقت شیشے میں اسے طنزیہ مسکرا کر دیکھ رہا تھا

"سعد کو رلایا تھا نا۔؟ تو تم کیسے خوش رہ سکتی ہو۔؟ تمہیں کیا لگتا تھا کہ محبت کی بے قدری کر کے تم خوش رہ لو گی دیکھ لیا آج تم کتنی بری طرح منہ کے بل گری ہو"۔۔۔۔۔ اسکا عکس بول رہا تھا اور وہ سپاٹ چہرے سے سن رہی تھی پھر اس نے اپنے کانوں سے بالیاں کھینچیں دوپٹہ گلے سے نچا اور بیڈ پہ پھینک دیا انگلی سے انگوٹھی اتاری اپنے ہاتھ کی پشت سے ہانٹوں پہ لگی لپ اسٹک صاف کر دی لپ اسٹک اسکے چہرے پہ پھیل گئی تھی ماہی نے آنکھوں کو رگڑا اسکا کاجل بری طرح اسکے رخساروں تک آگیا تھا ماہی نے خود کو دوبارہ شیشے میں دیکھا عکس ابھی بھی وہیں تھا وہ ماہی پہ ہنس رہا تھا وہ بول رہا تھا

"مبارک ہو ماہی تم سب ہار گئیں"۔۔۔۔۔ عکس اب بلند قہقہے لگا رہا تھا ماہی کے کانوں میں یہ آوازیں درد کر رہی تھیں اس سے شیشے کے سامنے مزید نہ کھڑا ہوا گیا وہ واش روم میں آگئی شاور کو چلا کر وہ کپڑوں سمیت پانی کے نیچے کھڑی ہو گئی تھی اسے لگا اسکی آنکھوں سے کچھ نکل رہا ہے ماہی نے اپنی انگلیوں سے آنکھوں کو چھوایا آنسو ہیں۔۔۔ ماہی رو رہی ہے۔۔۔ ہاں وہ رہی ہے اب اسے رونا ہی تو ہے ماہی نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا

Posted on Kitab Nagri

"نہیں یہ نہیں ہو سکتا وہ میرا ہی ہے میں نے کسی کی محبت کی بے قدری نہیں کی دل اور مجھ سے دور نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں ہو سکتا"۔۔۔ وہ اپنے بال نوچ رہی تھی چیخ رہی تھی وہ بین کر رہی تھی۔۔۔۔۔

[illegible]

سعد اپنے کمرے میں داخل ہو تو کچھ دیر کے لیے دروازے میں ہی رک گیا ایمن سرخ قمیص شلوار پہن کر بیڈ پہ چہرہ جھکا کر بیٹھی تھی اسکے چہرے پہ دوپٹہ تھا۔۔۔ سعد کا دل بری طرح دکھاتا تھا اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ اندر آ گیا بیڈ کے قریب پہنچ کر اسنے ایمن کے قریب ایک ڈلی رکھ تھی۔۔۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی ہے اسے اٹھالینا"۔۔۔ وہ کہہ کر بالکونی میں چلا گیا تھا اسکا لہجہ اتنا سرد تھا کہ ایمن نے بے ساختہ سر اوپر اٹھا کر دیکھا تھا پر وہ بالکونی میں کھڑا سگریٹ پی رہا تھا ایمن کو جیسے صدمہ ہوا ہو۔۔۔ سعد کچھ دیر وہاں کھڑا رہا پھر سگریٹ کو مسل کر اندر آ گیا

"سونا ہے تو سو جاؤ اور ایک بات میں تمہیں بتا دوں میں تمہاری ہر ذمہ داری پوری کروں گا جو تمہیں چاہیے ہو گا وہ دوں گا پر کبھی محبت نہ مانگنا سے وہ مجھے میں مرچکی ہے میں نے کبھی عشق کیا تھا اور عشق کے بعد دوبارہ محبت زیب نہیں دیتی"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر بیڈ پہ لیٹ گیا تھا ایمن کی آنکھیں بے ساختہ بھر آئیں تھیں اسنے ڈبڈبائی آنکھوں سے ساتھ کروٹ لیے لیڈے شخص کو دیکھا تھا جو سرد مہری سے اپنی باتیں کہہ کر اب آنکھیں موند کے لیٹا ہوا تھا ایمن نے اپنے آنسو صاف کیے اور خاموشی سے اٹھی کر جو جیولری پہنی ہوئی تھی اسے اتار اور بیڈ پہ لیٹ گئی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"کسی کے چھوڑ جانے کی سزا اب اسے ملے گی"۔۔۔؟ ایمن نے بھرائے ہوئے دل سے سوچا تھا وہ خاموش
آنسوں بہاتی سعد کی پشت کو دیکھتی رہی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پڑھ کر رائے ضرور دیا کریں انتظار رہتا ہے خوش رہیں آپ سب۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی

قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

www.kitabnagri.com